بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

یوم چہار شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱ آنہ

۲۱ محرم الحرام ۱۳۷۱ھ

جلد ۳۹/۵ | ۲۴ اخاء ۱۳۳۰ ہش | ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۱ء | نمبر ۲۴۵

تھل کے آبپاشی کے منصوبے مکمل ہونے کو ہیں

لاہور ۲۳ اکتوبر۔ (ریڈیو پاکستان) پنجاب کے علاقے تھل کے آبپاشی کے منصوبے آئندہ چھ ماہ کے اندر تکمیل پا جائیں گے۔ ان تمام منصوبوں پر کل ۱۵ کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ اور ان کے مکمل ہو جانے پر ۲ ہزار میل لمبی چھوٹی نہر اور بڑی نہریں جاری ہو جائیں گی۔ ۵۰۰ میل کے قریب آبی راستے پہلے ہی مکمل ہو چکے ہیں۔

ریلوں کی آمد و رفت بند

قاہرہ ۲۳ اکتوبر۔ آج برطانی فوجوں نے نہر سویز کے علاقے میں ریلوں کی کل آمد و رفت بند کر دی ہے۔ اس پابندی کا اثر مصری فوجیوں اور شہریوں کی خوراک کی سپلائی پر نہیں ہوگا۔

پاکستان کی نئی کابینہ کے ناموں کا اعلان کر دیا گیا

کراچی ۲۳ اکتوبر۔ آج پاکستان کی نئی کابینہ کے ناموں کا اعلان کر دیا گیا۔ نئی کابینہ میں پرانی کے مقابلے پر بہت کم تغیر کیا گیا ہے۔ سابق وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد کی جگہ چوہدری محمد علی لے لئے گئے ہیں۔ جنہوں نے آج پاکستان کی جنرل سکرٹری شپ سے استعفیٰ دیا۔ جو منظور کر لیا گیا۔ اور چوہدری نذیر احمد کی جگہ گورنر پنجاب سردار عبد الرب نشتر کو وزیر صنعت کے طور پر لیا گیا ہے۔ جن کی جگہ نئے گورنر کی تعیین کا اعلان بہت جلد کر دیا جائے گا۔ کابینہ کے ارکان (درجہ وار) اور ان کے شعبوں کی تقسیم حسب ذیل ہے:- (۱) الحاج خواجہ ناظم الدین وزارت عظمیٰ و وزارت دفاع (۲) چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزارت خارجہ و تعلقات دولت مشترکہ (۳) سردار عبد الرب نشتر وزارت صنعت (۴) مسٹر فضل الرحمٰن۔ وزارت تعلیم۔ تجارت و امور اقتصادیات (۵) چوہدری محمد علی وزارت خزانہ (۶) پیرزادہ عبد الستار۔ وزارت خوراک قانون و زراعت (۷) خواجہ شہاب الدین۔ وزارت داخلہ (اطلاعات و نشریات) (۸) مسٹر مشتاق احمد گورمانی۔ وزارت امور کشمیر (۹) مسٹر سردار بہادر خاں وزارت مواصلات (۱۰) مسٹر عبد المطلب مالک۔ وزارت صحت۔ تعمیرات عامہ و ... ان کے علاوہ مندرجہ ذیل چار وزرائے مملکت کے سپرد مندرجہ ذیل شعبے کئے گئے ہیں۔ ڈاکٹر محمود حسین۔ ریاستیں اور سرحدی علاقے۔ اشتیاق حسین قریشی مہاجرین اور بحالیات۔ مسٹر عزیز الدین احمد مشرقی بنگال میں مرکزی وزیر۔ مسٹر غیاث الدین پٹھان نائب وزیر خزانہ۔ خواجہ ناظم الدین آج کابینہ کے مجوزہ ارکان سے علیحدہ علیحدہ ملے۔

وزرائے اعلیٰ کی کانفرنس ختم

کراچی ۲۳ اکتوبر۔ آج وزیر اعظم پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین کی صدارت میں پاکستانی صوبوں کے وزرائے اعلیٰ کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مسٹر نور الامین میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ۔ خان عبد القیوم خاں اور مسٹر محمد ایوب کھوڑو نے شرکت کی۔ یہ کانفرنس دو گھنٹے ۵۰ منٹ تک رہی۔ ایک گھنٹے کے صلاح و مشورہ کے بعد ان کے چیف سکرٹری بھی آ ملے۔ پاکستان کے سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی نے بھی اجلاس میں شرکت کی۔

پاکستان مسلم لیگ کی نئی صدارت پر غور

کراچی ۲۳ اکتوبر۔ کل یہاں پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد ہوگا۔ جس میں پاکستان مسلم لیگ کے نئے صدر کے مسئلہ پر بھی بحث کی جائے گی۔ اور باخبر حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ اسی اجلاس میں صوبہ سرحد کے آئندہ عام انتخابات سے متعلقہ امور پر بھی بحث کی جائیگی۔ اور متنازعہ مسائل طے پائیں گے۔

قائد ملت کی شہادت کا ریکارڈ

کراچی ۲۳ اکتوبر۔ آج ریڈیو پاکستان کراچی نے قائد ملت کی شہادت کا ریکارڈ سنایا۔ اس میں تالیوں کی گونج میں ابھی قائد ملت نے "برادران ملت" کے دو لفظ ہی کہے تھے۔ کہ دو گولیوں کے چلنے کی آواز سنائی دی۔ اس کے فوراً بعد ہجوم کے لپکنے کا غوغا سنائی دیا۔ جس میں تیسری گولی کی آواز سنائی دی تھی۔ جو قاتل نے ایک پولیس ہیڈ کنسٹبل پر چلائی تھی۔

مصر کی اردن کو مشروط پیشکش

قاہرہ ۲۳ اکتوبر۔ مصر نے اردن کو ۶۰ لاکھ پونڈ مالی امداد کی پیشکش کی ہے۔ یہ شرط یہ لگائی ہے۔ کہ وہ عرب لیجن کے لئے برطانیہ سے مالی امداد لینا بند کر دے۔

قائد ملت کو شام کا خراج عقیدت

دمشق ۲۳ اکتوبر۔ شام کے ایوان نائبین میں کل شہید ملت خان لیاقت علی خاں کی وفات پر تعزیت کے طور پر ایک منٹ خاموشی رہی۔ اور ایوان کے صدر ناظم القدسی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ خان لیاقت علی خاں نے عرب ممالک کی جس طرح حمایت کی۔ اسے کسی طرح بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

اٹلی کیلئے ایک لاکھ ٹن جاپانی چاول

ٹوکیو ۲۳ اکتوبر۔ کل یہاں جاپان کے وزیر خزانہ نے اعلان کیا۔ کہ عنقریب جاپان اور اٹلی میں ایک تجارتی معاہدہ ہونے والا ہے جس کی رو سے جاپان اٹلی کو ایک لاکھ ٹن جاپانی چاول دے گا۔

جنگ کوریا

ٹوکیو ۲۳ اکتوبر۔ اقوام متحدہ نے عارضی صلح کانفرنس سے متعلقہ رابطہ افسروں کے فیصلوں کی توثیق کر دی ہے۔ آخری اطلاع کے مطابق کمیونسٹوں نے بھی اسکی توثیق کر دی ہے۔ البتہ آج پیکن ریڈیو نے کمیونسٹوں کی طرف سے بات چیت میں حصہ لینے والے وفد کے ارکان میں تبدیلی کا ذکر کیا۔ آج شمالی مغربی کوریا میں اتحادیوں اور کمیونسٹوں کے جیٹ ہوائی جہازوں میں زبردست جنگ ہوئی۔

قائد ملت کا پیغام ایچی سن کے نام

واشنگٹن ۲۳ اکتوبر۔ کل پاکستان کی وزارت خارجہ کے سکرٹری مسٹر اکرام اللہ نے امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین ایچی سن سے مل کر ان کی خدمت میں قائد ملت خان لیاقت علی خاں کا وہ پیغام پہنچایا۔ جو انہوں نے اپنی شہادت سے پہلے ان کے نام ارسال کیا تھا۔

نئی مدیران جرائد کانفرنس کا قیام

کراچی ۲۳ اکتوبر۔ آج یہاں روزنامہ ڈان کے ایڈیٹر مسٹر الطاف حسین نے نئی مدیران جرائد کانفرنس کے قیام کا اعلان کر دیا۔ جس کے آپ کنوینر ہوں گے۔ آپ نے آج کانفرنس کے منشور کا بھی اعلان کیا۔

برطانیہ کے خلاف خفیہ جدوجہد شروع کی جائے اخوان المسلمین کا فیصلہ

قاہرہ ۲۳ اکتوبر۔ مصر کی سیاسی جماعت اخوان المسلمین اور سوڈان کی عشعہ پارٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ برطانیہ کو نہر سویز سے نکالنے کے لئے ایک خفیہ جدوجہد بھی شروع کی جائے۔ چنانچہ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک متحدہ محاذ بنایا گیا ہے۔ تمام شاخوں اور صوبائی کمیٹیوں کے نام احکامات جاری ہو چکے ہیں۔ اور متحدہ محاذ مشترکہ کے اہم تربیت دے دی گئی ہے۔ اخوان المسلمین کے صدر نے آج ایک بیان میں کہا۔ کہ مصر کے ... عوام اس تجویز کے حق میں ہیں۔ اخوان المسلمین نے امریکہ کو بھی خبردار کیا ہے کہ وہ نہر ... نہ بھیجے معلوم ہوا ہے۔ کہ سوڈان کی عشعہ پارٹی نے اس سلسلہ میں انتظامات کر لئے ہیں۔

کینیڈا دولت مشترکہ کو تیسری عالمگیر طاقت بنانے کے اقدام کی مخالفت کریگا

اوٹاوہ ۲۳ اکتوبر۔ کل یہاں خارجی پالیسی کی ایک بحث میں حصہ لیتے ہوئے کینیڈا کے وزیر خارجہ نے کہا۔ کینیڈا ہر اس اقدام کی مخالفت کریگا۔ جس کی رو سے دولت مشترکہ کو تیسری عالمگیر طاقت بنانے کی کوشش کی جائیگی۔ کیونکہ اس سے دولت مشترکہ کو ایک قسم کی مرکزیت حاصل ہو جائیگی۔ اور کینیڈا اس قسم کی مرکزیت کے ہمیشہ ہی خلاف رہا ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ اس قسم کا اقدام خود دولت مشترکہ کے لئے بھی مہلک ثابت ہوگا۔ کیونکہ پاکستان ہندوستان اور جنوبی افریقہ کامل تعاون نہ کر سکیں گے۔ آپ نے دولت مشترکہ کی موجودہ پوزیشن کو سراہا۔ جو ارکان میں غیر رسمی تعاون کی داعی ہے۔

امیر مبلغ: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ منعقد ہو گا۔

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے لئے ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۱ء کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

بجٹ لازمی چندہ جات

اور

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کا فرض

لازمی چندہ جات کے تدریجی بجٹ کو ماہ بماہ پورا کرنا ہر جماعت کا فرض ہے۔ مگر گزشتہ پانچ ماہ کے تدریجی بجٹ کے مقابل پر جماعتوں کی اصل آمد کو دیکھتے ہوئے مجھے اس امر کا افسوس ہے کہ مجھے اس کے اظہار کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے۔ کہ ہندوستان کی اکثر جماعتوں نے اپنے اس فرض کو کما حقہ پورا کرنے کی طرف توجہ نہیں کی۔ اور متعدد جماعتیں ایسی ہیں جنہوں نے باوجود نظارت ہذا کی طرف سے ماہوار یاددہانیوں کے اپنے فرض کی ادائیگی کی طرف قطعاً توجہ نہیں کی۔ اور ان کی وصولی تا حال تدریجی بجٹ کے مقابل پر برائے نام ہے۔ جملہ جماعتوں کو بیشتر ازیں انفرادی طور پر ان کے تدریجی بجٹ اور اصل آمد کی پوزیشن سے اطلاع دیتے ہوئے کمی کو پورا کرنے کے لئے تاکیداً توجہ دلائی جا چکی ہے۔

موجودہ اخراجات کے مقابل پر کمی آمد کے باعث صدر انجمن احمدیہ قادیان سخت مالی مشکلات میں سے گزر رہی ہے۔ ان حالات میں لازمی چندہ جات سے غفلت اور بے توجہگی برتنا کسی سچے احمدی کے لئے جائز نہیں۔ لہٰذا ہر ایسے شخص کو جس کے ذمہ کوئی چندہ بقایا ہو چاہیئے کہ وہ اپنی سستی اور غفلت کو ترک کر کے اور اپنی ذمہ واریوں کا پورا احساس کرتے ہوئے جلد بقایا کی ادائیگی کرے۔ جماعتوں کے امراء صاحبان صدر اور سیکرٹریان مال کا فرض ہے کہ وہ اپنی جماعت کے بقایا تدریجی بجٹ کا جائزہ لے کر اس کی فوری وصولی کا انتظام فرمائیں۔ تا اس ماہ کے آخر تک ششماہی اول کے واجبات کا حساب صاف ہو سکے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

لالہ ملاوامل صاحب وفات پا گئے۔

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی قادیان سے اطلاع دیتے ہیں کہ لالہ ملاوامل صاحب مورخہ ۲۹ ستمبر بروز ہفتہ بوقت ۶ ½ بجے صبح وفات پا گئے۔ وفات کے وقت ان کی عمر قریباً ۱۰۸ برس تھی۔ لالہ ملاوامل صاحب قادیان کے پرانے ہندوؤں میں سے تھے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ابتدائی زمانہ سے تعلقات رکھتے تھے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے اپنی کئی کتب میں ان کا ذکر فرمایا ہے۔ اور اپنی متعدد پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا انہیں گواہ ٹھہرایا ہے۔

اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلےٰ بوجہ خرابی صحت ۱۵ اکتوبر سے ایک ماہ کی رخصت پر ہیں۔ اور ان کی جگہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مکرم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کو قائمقام ناظر اعلےٰ مقرر فرمایا ہے

پرسنل اسسٹنٹ ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مغربیت کی کبھی تقلید نہ کرو

"ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا نہ کرے کہ مسلمانوں پر وہ دن آوے کہ ان کے مردوں اور عورتوں کی ایسی زندگی ہو۔ جیسا کہ عام اہل یورپ مثلاً خاص لنڈن اور پیرس میں نمونہ پایا جاتا ہے۔ چونکہ زمانہ اپنی تاریکی کی انتہا تک پہونچ گیا ہے۔ اس لئے اکثر لوگوں کی آنکھوں سے اسلامی خوبیاں مخفی ہو گئی ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ یورپ کے قدم بقدم چلیں۔ یہاں تک کہ حکم قرآنی قل للمومنین یغضوا من ابصارھم کو بھی الوداع کہہ کر اپنی پاک دامن عورتوں کو یورپ کی ان عورتوں کی طرح بنا دیں۔ جن کو نیم بازاری کہہ سکتے ہیں۔" (الحکم ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

ایک ضروری تصحیح

(از مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل ربوہ)

خطبہ عید الاضحیہ جو ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۱ء کے الفضل میں شائع ہوا ہے۔ اس کے اخیر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہ لطیفہ بیان فرمایا ہے۔ کہ ایک عورت جس کا نام مہیستی تھا۔ اس کی لڑکی کو سل کا مرض ہو گیا۔ جب لڑکی کی حالت نازک ہو گئی۔ تو اس نے اللہ تعالےٰ سے یہ دعا مانگنی شروع کر دی۔ کہ یا اللہ اگر میری بیٹی کی موت ہی مقدر ہے۔ تو عزرائیل میری جان نکال لے میری بیٹی کی جان نہ نکالے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ ایک رات اس عورت کی گائے کھل گئی۔ اور اس نے ایک گھڑے میں منہ ڈال دیا۔ جس میں کچھ کھانا پڑا تھا۔ جب اس نے سر نکالنا چاہا۔ تو نہ نکلا۔ کیونکہ گھڑے کا منہ تنگ تھا۔ وہ گھبرا کر صحن میں ادھر ادھر دوڑنے لگی۔ شور کی آواز سن کر جب عورت کی آنکھ کھلی اور اس نے ایک جانور کو گھڑا اٹھائے ادھر ادھر ناچتے دیکھا۔ تو خیال کیا کہ یہی عزرائیل ہے جو میری جان نکالنے کے لئے آیا ہے۔ اس پر وہ نہایت لجاجت کے ساتھ اس سے مخاطب ہو کر کہنے لگی ؎

ملک الموت من نہ مہیستی ام
من یکے پیر زال محنتی ام

یعنی ملک الموت میں مہیستی نہیں۔ میں تو ایک مزدور عورت ہوں۔

افسوس ہے کہ خطبہ نویس کی غفلت کی وجہ سے یہ لطیفہ بھی غلط شائع ہو گیا۔ مہیستی لڑکی کی والدہ کا نام تھا مگر خطبہ میں یہ لکھا گیا ہے۔ کہ مہیستی اس کی بیٹی کا نام تھا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس غلطی کی اصلاح کی جائے

چنانچہ حضور کے ارشاد کے ماتحت ذیل میں اصلاح شدہ الفاظ درج کئے جاتے ہیں۔ احباب اپنے اپنے اخبار میں شائع شدہ الفاظ کی بجائے یہ الفاظ لکھ لیں۔

الفضل ۱۰ اکتوبر کے صفحہ ۶ کالم ۴ کی سطر ۲۲۔ ۲۳ اور ۲۴ میں لکھا ہے۔

"تمہاری مثال اس عورت کی سی ہے جس کے متعلق لطیفہ مشہور ہے۔ کہ اس کی بیٹی کو جس کا نام مہیستی تھا۔ دق اور سل ہو گئی"

ان شائع شدہ الفاظ کی بجائے مندرجہ ذیل الفاظ لکھ لئے جائیں "تمہاری مثال اس عورت کی سی ہے جس کا نام مہیستی تھا۔ اور جس کے متعلق لطیفہ مشہور ہے۔ کہ اس کی بیٹی کو دق اور سل ہو گئی"

اسی طرح سطر ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹ اور ۴۰ میں یہ الفاظ شائع ہوئے ہیں۔

"یہ عزرائیل ہے۔ جو مہیستی کی جان نکالنے آیا ہے وہ پہلے تو یہ دعا کیا کرتی تھی کہ یا اللہ میں مر جاؤں مہیستی نہ مرے۔ اور جب عزرائیل آئے۔ تو میری جان نکال لے۔ مہیستی کی جان نہ نکالے"

اوپر کے الفاظ کو ان الفاظ میں بدل دیا جائے۔

"یہ عزرائیل ہے۔ جو میری جان نکالنے آیا ہے۔ وہ پہلے تو یہ دعا کیا کرتی تھی۔ کہ یا اللہ میری بیٹی نہ مرے۔ میں مہیستی اس کی جگہ مر جاؤں۔ اور جب عزرائیل آئے۔ تو میری جان نکال لے میری بیٹی کی جان نہ نکالے"

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۱ء

عوام کو آئین پسند بنایا جائے

کل ہم نے یہ عرض کیا تھا کہ ملک میں ایسے عناصر ضرور موجود ہیں جو مذہب کے نام پر ملک میں فرقہ وارانہ سوال پیدا کر کے انتشار پھیلانے کے درپے ہیں۔ اور اگرچہ وہ اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کر رہے۔ لیکن یہ اللہ تعالےٰ کا فضل وکرم ہے۔ کہ وہ اتنے کامیاب نہیں ہو سکے جتنا کہ وہ کوشش کر رہے ہیں۔ بہرحال ملک میں ایسے عناصر موجود ضرور ہیں۔ خواہ نیک نیتی سے ایسا کر رہے ہوں۔ یا بدنیتی سے اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ کیونکہ ایسے عناصر کسی ملک میں یکجہانی مقصد اور وحدت ملی کو ضرور نقصان پہونچاتے ہیں۔ اس لئے ایک ایسے ملک کی حکومت کا جو چاروں طرف دشمنوں سے گھری ہوئی ہو فرض اولین ہے کہ ملک کو ایسے انتشار پھیلانے والے عناصر سے پاک کردے

اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے جیسا کہ ہم نے کل عرض کیا تھا کہ مختلف پارٹیوں کو خواہ وہ مذہبی اعتقادات۔ اور خواہ سیاسی اختلافات کی بناء پر بنی ہوں۔ اپنے اپنے خیالات تقریر وتحریر کے ذریعہ تبلیغ واشاعت کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ ہمارا مطلب اس کے بالکل متضاد یہ ہے کہ ہر ایک کو پوری پوری اجازت ہونی چاہیئے کہ وہ جائز حدود کے اندر رہ کر اپنے خیالات کی اشاعت کرسکے۔ اور کسی فرقہ یا پارٹی کو یہ اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔ کہ وہ بہانہ سازی کر کے کسی دوسرے فرقہ یا پارٹی کی تبلیغ واشاعت کو ترہیب وتخویف سے روکے اور عوام میں اس کے خلاف اشتعال انگیزی کر کے انہیں قانون اپنے ہاتھ میں لینے پر اکسائے

اس لئے حکومت کا فرض اولین ہے کہ جہاں وہ کسی فریق کے ایسے رجحانات دیکھے فوری طور پر ان کا قلع قمع کرے۔ اور ملک میں ایسی فضا قائم رکھے کہ ہر ایک آزادی سے اپنی رائے خواہ سیاست سے تعلق رکھتی ہو یا مذہب سے بلا روک ٹوک ظاہر کرسکے؛

اس کے لئے سب سے پہلا کام جو حکومت کو کرنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ عوام کو آئین پسند بنانے کے لئے ہر ذریعہ استعمال کرے۔ اور اس کا ایک نہایت مؤثر ذریعہ یہ ہے کہ اشتعال انگیزی کرنے والے نام نہاد لیڈروں کی خاص طور پر نگرانی کی جائے۔ اور انکی تحریر وتقریر میں اگر ذرا سا بھی ایسا مواد نظر آئے۔ تو انہیں فوراً عبرت انگیز سزا دی جائے یہاں تک کہ عوام کو یقین ہو جائے کہ اس ملک میں غیر ذمہ دارانہ اور اشتعال انگیزی پر محمول باتیں قابل مؤاخذہ ہیں۔ اور حکومت قطعاً برداشت نہیں کرسکتی۔ کہ غیر آئینی طریقے استعمال کر کے کسی شخص یا جماعت کی آزادی ضمیر کا حق سلب کیا جائے۔

ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس ملک میں چند نام نہاد لیڈروں کا ایک ایسا جتھہ موجود ہے۔ جن کا کام صرف مذہبی فرقہ وارانہ سوال پیدا کر کے ملک میں انتشار پھیلانے کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اس گروہ کی کئی شاخیں ہیں۔ ایک شاخ جس کو مرکزی جتھا کہنا چاہیئے وہ ہے جو جماعت احمدیہ کے خلاف کھلم کھلا اشتعال انگیزی کرتا پھرتا ہے۔ اور ہر طرح کی آڑ لے کر جگہ بہ جگہ کانفرنسوں کا ڈھونگ رچاتا ہے۔ اور عموماً بے سمجھ ان پڑھ عوام میں جماعت احمدیہ کے اعتقادات کو غلط معنے پہنا کر اور اس کے لٹریچر کو کتر وبیونت کر کے غلط حوالے پیش کر کر کے اشتعال انگیزی کرتا ہے اور اسی پر لئے سے پیش کرتا ہے۔ جس سے عوام کے جذبات بھڑک اٹھیں۔ اس گروہ کی دوسری شاخ وہ ہے جو شیعہ سنی سوال پیدا کرتی ہے یہ لوگ جہاں جہاں شیعہ اور سنی میں تصادم ہو سکتا ہے۔ اپنا ڈیرا جمائے بیٹھے ہیں۔ جب موقعہ ملتا ہے چپکے سے ماچس لگا دیتے ہیں۔ اور کچھ ادھر اور کچھ ادھر لکڑ آگ کو ہوا دیتے ہیں۔ آج تک ملک میں جتنے شیعہ سنی تصادم ہوئے ہیں ہم ثابت کرسکتے ہیں کہ سب کے سب اس شاخ کے کارنامے ہیں۔ اس گروہ کی تیسری شاخ حنفی اور اہلحدیث تنازعات پیدا کرنے پر مقرر ہے۔

اس گروہ کی یہ تین شاخیں تو موٹی موٹی ہیں باقی اشتعال انگیزی کا کوئی اور موقعہ ملے تو وہ کام بھی کر لیتے ہیں اس گروہ میں زیادہ تر وہی لوگ شامل ہیں۔ جو تقسیم سے پہلے یا تو اپنی الگ جماعت بنا کر کھلم کھلا قیام پاکستان کے خلاف تھے۔ اور یا کانگرس میں شامل تھے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ تمام وہ لوگ جو پہلے کھلم کھلا پاکستان کے خلاف تھے یا کانگرس میں شامل تھے۔ اس عاقبت نا اندیش گروہ میں شامل ہیں یا وہ سب کے سب یہی کام کر رہے ہیں۔ نہیں! ان لوگوں میں بہت سے ایسے بھی ہیں جو واقعی اپنا نظریہ بدل چکے ہیں۔ اور پاکستان کے سچے بہی خواہ ہیں۔ اور وہ ملک کے اتحاد واتفاق کے لئے اسی پوری طرح کوشش کرتے ہیں۔ اور ہر انتشار پھیلانے والے کام سے نفرت کرتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ پاکستان میں کوئی ایسا سوال پیدا نہ ہو۔ جس سے اس کی وحدت کو کسی طرح کا ضرر پہنچے۔ ایسے لوگ واقعی ملک میں موجود ہیں۔ اس لئے ہمیں ان کا کوئی گلہ نہیں ہے۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ بلکہ ایسے لوگ قابل تعریف ہیں۔ کہ انہوں نے اپنے وطن کی خاطر اپنے پرانے خیالات بدل دیئے ہیں۔ اور ایسے لوگ کچھ تھوڑے بھی نہیں بلکہ ہمارا تو خیال یہ ہے کہ اکثر لوگ جو مندرجہ بالا گروہ کے ورغلانے سے مسلم لیگ کی مخالفت کرتے تھے۔ اب ان کی آنکھیں کھل چکی ہیں۔ اور وہ صدق دل سے ملک کے خیرخواہ بن گئے ہیں۔

اس لئے ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ موجودہ گروہ جو اس طرح مختلف محاذ قائم کر کے ملک میں مذہبی اعتقادات کی بناء پر فرقہ وارانہ سوال پیدا کر رہا ہے۔ اس میں خاص لیڈر تمام کے تمام وہی ہیں جو پہلے مسلمانوں سے الگ مجلس بنا کر کے مسلم لیگ کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ اور یا کانگرس میں شامل رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی ذہنیت اب تک بھی نہیں بدلی۔ بلکہ ایک جتھہ بنا کر وہ کام کر رہے ہیں۔ جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے۔

ہمیں اس گروہ کے زیادہ کوائف بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ عوام اور ارباب حکومت اس گروہ کو اچھی طرح جانتے پہچانتے ہیں۔ اور ان کے کارناموں کو بھی دیکھ رہے ہیں۔

ہمارا خدا شاہد ہے کہ ہمیں اس گروہ سے نہ تو دشمنی ہے اور نہ ہمیں اس بات کا رنج ہے کہ یہ گروہ ہمیں اذیت دیتا ہے۔ اپنے اذیت دینے والوں کا معاملہ ہم نے اللہ تعالےٰ کے سپرد کر رکھا ہے۔ اور وہی اس کی سزا جزا دے گا۔ مگر چونکہ ہماری دلی خواہش ہے۔ کہ پاکستان میں امن قائم رہے۔ اور یہاں کوئی فتنہ وفساد نہ پھیلے تاکہ مسلمان جو اس زمانے میں نہایت پست حالت میں ہیں اپنے آپ کو اتنا مضبوط بنالیں کہ اسلام کے دشمن اسے کسی قسم کا گزند نہ پہونچا سکیں اس لئے ہماری دلی خواہش ہے کہ یہاں ایسا گروہ جو کھلم کھلا ایسی مہم جاری رکھتا ہے۔ جس سے بالآخر ملک وقوم کو سخت نقصان پہونچنے کا احتمال ہے۔ کامیاب نہ ہو۔ اس لئے ہم حکومت کی توجہ اکثر اس طرف دلاتے رہتے ہیں۔ اور اس وقت خاص طور پر اس لئے دلانا چاہتے ہیں کہ قائد ملت کی ناگہانی وفات کی وجہ سے حکومت کی باگ ڈور نئے ہاتھوں میں آرہی ہے۔ جن پر ہمیں پورا پورا بھروسہ ہے۔ کہ اگر ان کی توجہ اس طرف شروع ہی میں دلا دی جائے گی۔ تو وہ آسانی سے کم سے کم ایک ایسے سوراخ کو بند کرسکیں گے جس سے ملک کی کشتی کو نقصان پہونچ سکتا ہے۔

یہ ذہنیت

کراچی سے ایک رفیق نے لکھا ہے کہ وہ مسجد میں نماز کے لئے گئے۔ نماز کے بعد ایک بزرگ نے — جو مسجد کے سیکرٹری ہیں — ایک نمازی کو روک کر پوچھا۔ کیوں صاحب آپ نے نماز یہاں ادا کی ہے"؟ اثبات میں جواب پاکر انہوں نے فرمایا کہ دیکھئے اس مسجد میں آمین کہنے کی اجازت نہیں ہے۔ اہلحدیث نمازی کو یہ بات کچھ پسند نہیں آئی۔ مگر وہ حضرت "اگر مگر" کی گنجائش دینے والے کہاں تھے فیصلہ کن انداز میں بولے یہاں آپ نماز ادا نہیں کرسکتے۔ اور اگر آپ نے ایسا کیا تو بعد اعزاز مسجد سے نکال دیئے جائیں گے۔ دیکھا آپ نے سرزنش کا کیا خدائی انداز ہے؟" (سہ روزہ کوثر لاہور ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۱ء)

مندرجہ بالا ٹکڑا "سہ روزہ "کوثر" سے بجنسہٖ نقل کیا گیا ہے۔ جو ان کے ایک نامہ نگار نے فرِیاد کے طور پر ارسال کیا ہے۔ عرض ہے کہ یہی ذہنیت ہے۔ جو بڑھتے بڑھتے قتل کافر اور قتل مرتد کی صورت اختیار کر گئی ہے اور قتل مرتد کی صورت میں تو اب بھی مودودی صاحب کے ذہن میں اٹکی چلی جاتی ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

جماعتوں کے معائنہ کا پروگرام

نظارت دعوۃ وتبلیغ ربوہ کی طرف سے گیانی عباد اللہ صاحب کو جماعتوں کے معائنہ کے لئے بھجوایا جارہا ہے۔ وہ مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ کریں گے۔ اس دورہ میں گیانی صاحب متعلقہ دیہاتی مبلغین مقیم ربوہ کے چونڈہ کے کام کا بھی معائنہ کریں گے۔ جماعتیں خصوصاً سیکرٹریان تبلیغ گیانی صاحب سے تعاون فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

یکم تا چار نومبر ڈسکہ ومضافات
۵ - ۶ نومبر - سمبڑیال
۷ نومبر - ملکھانوالہ
۸ - ۹ نومبر - سیالکوٹ شہر
۱۰ نومبر " چھاؤنی
۱۱ تا ۱۵ نومبر پیچ گرائیں ومضافات

ناظر دعوۃ وتبلیغ

"نشانِ رحمت" کا انذاری حصّہ کیوں کر پورا ہوا؟

قہری نشان کا پہلا نمونہ

(از مکرم سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خدا تعالیٰ نے الہاماً فرمایا ہے:۔

(۱) "ہر ایک شاخ تیرے جدّی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائے گی۔ اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا۔ یہانتک وہ نابود ہو جائیں گے۔ ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا۔ لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔"

اس شدید انذار کا اعلان "نشانِ رحمت" کی پیشگوئی کے اعلان کے ساتھ ہی ہوا اور جیسا کہ بتایا جا چکا ہے کہ یہ اعلان ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں اس وقت ہوا جبکہ ابھی آپؑ نے ماموریت کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ اس شدید انذار کی وجہ کیا تھی؟ اس کی وجہ ان رشتہ داروں کی اپنی بے دینی کجروی بغض و عناد اور ان کی وہ اندھا دھند مخالفت تھی جو براہین احمدیہ کی اشاعت کے زمانہ سے انکی طرف سے اٹھائی گئی۔ یہ قریبی رشتہ دار آپ کے چچا زاد بھائی مرزا امام الدین اور مرزا نظام الدین تھے اور مرزا علی شیر آپ کے برادر نسبتی بھی مخالفت میں پیش پیش تھے۔ یہ علی شیر آپ کے دوسرے بیٹے مرزا فضل احمد کے خسر اور مرزا امام الدین آپ کے بڑے بیٹے مرزا سلطان احمد کے خسر تھے۔ مرزا محمد بیگ ہوشیارپوری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہنوئی اور ان کا چھوٹا بھائی احمد بیگ مرزا نظام الدین کا بہنوئی تھا۔ اس طرح یہ سب آپس میں قریبی رشتہ دار تھے۔ اور آپؑ کے خاندان میں سے انہوں نے ہی آپ کے الہامات کی ہنسی اڑائی۔ ممکن ہے کہ اس کی وجہ دوسری شادی بھی ہو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دہلی کے مشہور خاندان سادات میں نومبر ۱۸۸۴ء میں کی اور اسی وجہ سے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد بھی اپنی والدہ اور ننھیال کے زیر اثر ہوں۔ یہ ہو سکتا ہے۔ مگر بعد کے واقعات بتاتے ہیں کہ یہ دشمنی کوئی معمولی دشمنی نہ تھی بلکہ ایسی دشمنی تھی جو دین سے حد درجہ بیگانگی اور خاندانی اور قومی بے غیرتی تک پہنچی ہوئی تھی۔

براہین احمدیہ ۱۸۸۴ء میں مکمل ہوئی اور اس کی اشاعت پر مسلمان پُرجوش اور مخالفین اسلام برہم تھے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ "اشاعۃ السنۃ" میں اس کی تعریف میں مقالے پر مقالے لکھے۔ اس کتاب میں اسلام کی سچائی اور اس کے زندہ مذہب ہونے پر یہ دلیل بھی دی گئی ہے کہ خدا تعالےٰ ایک سچے مسلمان سے اب بھی ہمکلام ہوتا اور اپنی نشان نمائی کرتا ہے اور بطور مثال کے آپ نے اپنے کشوف و الہامات کو پیش کیا ہے۔ مولوی محمد حسین اور وہ علماء جو آپ کے تقویٰ و طہارت اور صدق شعاری کے گواہ تھے انہوں نے آپ کی تصدیق کی۔ کیونکہ اس سے اسلام زندہ مذہب اور اس کا بلند و بالا مرتبہ ثابت ہوتا ہے مگر ان قریبی رشتہ داروں نے بجائے دینی غیرت و حمیّت دکھلانے کے آپ کے الہامات کا مذاق اڑایا۔ اور دشمنانِ اسلام عیسائیوں اور آریوں کا ساتھ دیا۔ یہ لوگ اول درجہ کے بے دین۔ خدا تعالےٰ کو بہ ملا گالیاں دینے والے تھے۔ حتیٰ کہ ان میں سے ایک نے قرآن مجید کو اپنے پاؤں تلے رکھ کر اس پاک صحیفہ کی حد درجہ تحقیر کی۔ اگست ۱۸۸۵ء میں انکی طرف سے ایک اشتہار بھی شائع ہوا جس میں بر ملا آپ کے الہامات سے تمسخر اور آپ سے خدا تعالےٰ کی ہستی کا نشان طلب کیا گیا۔ اس قسم کے اشتہارات نور افشاں میں جو عیسائیوں کا پرچہ تھا شائع کئے۔ اور جب لیکھرام ۱۸۸۵ء میں نشان طلب کرنے کی غرض سے قادیان آیا تو کسی آریہ کے پاس نہیں بلکہ مرزا امام الدین کے ہاں مہمان ٹھہرا اور وہیں سے آپؑ کے ساتھ خط و کتابت ہوتی رہی۔ ان کی شدید عداوت کا علم اس واقعہ سے بھی ہوتا ہے کہ حافظ علی سلطانی کشمیری اور صابر علی ساکنان قادیان سے مشتہر کروایا گیا کہ عرصہ ڈیڑھ ماہ سے مرزا غلام احمدؐ کے ہاں لڑکا پیدا ہو چکا ہوا ہے جسے چھپایا گیا ہے اور یونہی جھوٹ موٹ الہام کے ذریعہ سے اپنے لڑکے کی پیدائش کی پیشگوئی کی جا رہی ہے۔ اس پر آپ کو "اشتہار واجب الاظہار" مؤرخہ ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کے ذریعہ اس دروغ بافی کی تردید کرنی پڑی۔ آپ نے اس میں لکھا ہے۔

"یہ برکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا۔ جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔"

آپ کے اس اعلان میں بھی "نشانِ رحمت" والی پیشگوئی کی اصل غرض کا پتہ چلتا ہے۔ ان رشتہ داروں کی شدید اسلام دشمنی اور حد درجہ کی بے غیرتی کا پتہ اس واقعہ سے بھی چلتا ہے کہ آپ نے دعائے استخارہ کرنے پر اللہ تعالےٰ کے حکم اور اپنی مرضی کے خلاف جب مرزا احمد بیگ کو نکاح کے بارے میں ایک پرائیویٹ خط لکھا تو وہ خط اخبار "نور افشاں" مؤرخہ ۱۰ مئی ۱۸۸۸ء میں شائع کرا دیا گیا اور آپ کو اس خط کی اشاعت پر اصل حقیقت کا اظہار بایں الفاظ کرنا پڑا:۔

"ایک عرصہ سے یہ لوگ جو میرے کنبے سے اور میرے اقارب ہیں کیا مرد اور کیا عورت مجھے میرے الہامی دعاوی میں مکار اور دکاندار خیال کرتے ہیں اور بعض نشانوں کو دیکھ کر بھی قائل نہیں ہوتے اور ان کا اپنا حال یہ ہے کہ دین اسلام کی ذرّہ محبت ان میں باقی نہیں رہی اور قرآنی حکموں کو ایسا ہلکا سا سمجھ کر ٹال دیتے ہیں۔ جیسا کوئی ایک تنکے کو اٹھا کر پھینک دے وہ اپنی ز . . . . بدعتوں اور رسموں اور ننگ و ناموس کو خدا اور رسول کے فرمودہ سے ہزار درجہ بہتر سمجھتے ہیں۔ پس خدا تعالےٰ نے انہیں کی بھلائی کیلئے انہیں کے تقاضا سے انہیں کی درخواست سے اس الہامی پیشگوئی کو جو اشتہار میں درج ہے ظاہر فرمایا ہے تا وہ سمجھیں کہ وہ درحقیقت موجود ہے۔ اور اس کے سوا سب کچھ ہیچ ہے۔ کاش وہ پہلے نشانوں کو کافی سمجھتے اور یقیناً وہ ایک ساعت بھی مجھ پر بدگمانی نہ کر سکتے۔ اگر ان میں کچھ نور ایمان اور کانشنس ہوتا۔ ہمیں اس رشتہ کی درخواست کی کچھ ضرورت نہیں تھی سب ضرورتوں کو خدا تعالےٰ نے پورا کر دیا تھا۔ اولاد بھی عطا کی اور ان میں سے وہ لڑکا بھی جو دین کا چراغ ہوگا۔ بلکہ ایک اور لڑکا ہونیکا قریب مدت تک وعدہ دیا جس کا نام محمود احمد ہوگا اور اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا۔ پس یہ رشتہ جس کی درخواست کی گئی ہے محض بطور نشان کے ہے تا خدا تعالےٰ اس کنبہ کے منکرین کو عجوبہ قدرت دکھلاوے اگر وہ قبول کریں تو برکت اور رحمت کے نشان ان پر نازل کرے اور ان بلاؤں کو دفع کر دیوے جو نزدیک چلی آتی ہیں۔ لیکن اگر وہ رد کریں تو ان پر قہری نشان نازل کر کے ان کو متنبہ کرے۔

برکت کا نشان یہ ہے کہ اس پیوند سے دین ان کا درست ہوگا۔ دنیا ان کی من کل الوجوہ صلاحیت پذیر ہو جائے گی اور وہ بلائیں جو عنقریب اترنے والی ہیں نہیں اتریں گی اور قہر کا نشان وہی ہے جو اشتہار میں ذکر ہو چکا اور نیز وہ جو تتمہ ہذا میں درج ہے۔" (تتمہ اشتہار ۱۵ جولائی ۱۸۸۸ء)

قہری نشانوں کی وضاحت اس اشتہار کے حاشیہ میں آپ نے یوں بیان فرمائی ہے:۔

"قہری نشانوں میں سے کسی قدر اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں بھی درج ہے اور جنوری ۱۸۸۶ء میں بمقام ہوشیارپور ایک اور الہام عربی مرزا احمد بیگ کی نسبت ہوا تھا جس کو ایک مجمع میں جس میں بابو الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ و مولوی برہان الدین صاحب جہلمی بھی موجود تھے سنایا گیا تھا۔ جس کی عبارت یہ ہے رَأَيْتُ هٰذِهِ الْمَرْأَةَ وَأَثَرُ الْبُكَاءِ عَلٰى وَجْهِهَا فَقُلْتُ أَيَّتُهَا الْمَرْأَةُ تُوْبِيْ تُوْبِيْ فَإِنَّ الْبَلَاءَ عَلٰى عَقِبِكِ وَالْمُصِيْبَةُ نَازِلَةٌ عَلَيْكِ۔ يَمُوْتُ وَيَبْقٰى مِنْهُ كِلَابٌ مُتَعَدِّدَةٌ۔"

یہ رؤیا اور الہام جنوری ۱۸۸۶ء کا ہے۔ نشانِ رحمت والی پیشگوئی سے بھی پہلے کا۔ اس میں آپ کو بتایا گیا تھا کہ یہ مرزا احمد بیگ کے متعلق ہے۔ الہام کے عربی الفاظ کا ترجمہ یہ ہے:۔

"میں نے اس عورت (والدہ مرزا نظام الدین) کو دیکھا۔ رونے کے آثار اس کے چہرہ پر ہیں۔ تو میں نے کہا اے عورت توبہ کر! توبہ کر!! مصیبت تیرے پیچھے ہے اور مصیبت تجھ پر نازل ہونے والی ہے۔ یہ مر جائے گا اور کچھ کتے باقی رہ جائیں گے۔"

اب کتنا واضح اور معین الفاظ میں مذکورہ بالا انذار تھا جس کی تفصیلات بعد میں اس وقت ظاہر ہوئیں جب رشتہ داروں کی شرارتیں انتہا تک پہنچ گئیں اور دشمنانِ اسلام لیکھرام اور عیسائیوں کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر انہوں نے نشان کا مطالبہ کیا۔ جس پر خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت نشانِ رحمت والا نشان آپ کے سامنے پیش کیا گیا اور احمد بیگ اور اس کے دشمن رشتہ داروں سے کہا گیا کہ اس میں جن برکتوں کا وعدہ دیا گیا ہے وہ مطلوبہ رشتہ دینے پر سبز اشتہار والی برکتوں سے نوازے جائیں گے اور انکار کی صورت میں احمد بیگ کے متعلق خدا تعالےٰ کا نوشتہ (يَمُوْتُ وَيَبْقٰى مِنْهُ كِلَابٌ مُتَعَدِّدَةٌ) پورا ہوگا۔ یعنی وہ مر جائے گا اور کچھ کتے باقی رہ جائیں گے۔ ان الفاظ سے صاف ظاہر ہے کہ احمد بیگ نکاح کی درخواست رد کرے گا اور وہ مر جائے گا اور آپ کی صداقت کا نشان ٹھہرے گا۔ اور نہ صرف ایک نشان بلکہ اس کی موت کے ساتھ ہی ایک انذاری نشان نمایاں مذکورہ بالا پیشگوئی کے عین مطابق ظاہر ہو گئے۔

چنانچہ:۔ (۱) ہم نے دیکھا اور دنیا نے بھی دیکھا

اقوام عالم میں عقائد باطلہ کا وجود

ازمکرم ممتاز صحرائی صاحب ادیب فاضل لنگر مخدوم

قسط دوم

عرب کے زمانہ جاہلیت کے حالات کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اس وقت زیادہ تر لوگ اگرچہ ہستی باری تعالےٰ کے منکر نہ تھے۔ بلکہ دینی طور پر وہ اپنے آپ کو کسی نہ کسی الٰہی سلسلہ میں منسلک قرار دیتے تھے۔ لیکن مشرکانہ عقائد کی بھرمار اور اجتہادی قسم کی رسوم کی کثرت میں وجود خداوندی کا عقیدہ ان کی آنکھوں سے اوجھل ہو چکا تھا۔ بلکہ ان کے شعور سے خارج ہو چکا تھا۔ اسی طرح جو لوگ ہستی باری تعالےٰ کے منکر تھے۔ ان کی حالت ان سے بھی بدتر تھی۔ عجیب بات ہے کہ یہ لوگ گوناگوں عقائد سے مالا مال تھے۔ اور ان کے مذہبی خیالات شدید طور پر ایک دوسرے کے مخالف تھے۔ لیکن پھر بھی یہ شوریدہ سر لوگ ایک دوسرے کے مخالفانہ عقائد کو برداشت کئے تھے۔ اور مذہبی مخالفت کی بناء پر ان میں شاذ ہی کوئی جنگ ہوتی تھی۔ اور جس قدر ہولناک جنگیں لڑی جاتی تھیں۔ ان کے اسباب بالعموم غیر مذہبی ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ اسباب کا ثبوت اس صورت حالات سے ملتا ہے کہ اس وقت کی جنگوں میں دونوں طرف ملے جلے عقائد و مذاہب کے لوگ شامل تھے۔ لیکن ظہور اسلام کے وقت یہ گمراہ لوگ پھر بھی ایک مشترکہ محاذ قائم کرکے اسلام کو مذہبی عقائد کے اختلاف کی ہی تاب نہ لاکر نقصان پہنچانے پر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔

جس وقت کا ہم ذکر کر رہے ہیں۔ اس وقت عرب میں عشقیہ شاعری زوروں پر تھی۔ بڑے بڑے شاعروں کے متعلق عام لوگوں کا یہ عقیدہ ہوتا تھا۔ کہ ان کی قید میں جن ہوتا ہے۔ اور شاعر لوگ اس جن سے حسب خواہ بڑے کام لے سکتے ہیں۔ مقتول کے متعلق ان کا عقیدہ یہ ہوتا تھا کہ ان کا بدلہ خون کی صورت میں ضرور لینا چاہیئے۔ اور جب تک مقتول کے خون کا بدلہ نہ لیا جائے اسوقت ایک پردار کیڑا مقتول کے دماغ سے نکلکر آسمان پر چیختا چلاتا پھرتا ہے۔ اور اس کے وارثوں کی سردمہری پر احتجاج کرتا رہتا ہے۔ اس کیڑے کو ہامہ کہتے ہیں۔ مینہ برسانے کے لئے یہ لوگ اس طرح کے ایک ٹوٹکے سے کام لیتے تھے۔ کہ ایک گائے کو پکڑ کر اس کی دم میں خشک گھاس اور لکڑیاں وغیرہ باندھ کر آگ لگا دیتے۔ اور آگ لگا کر گائے کو پہاڑوں کی طرف بھگا دیتے تھے۔ خانہ کعبہ میں سات تیر رکھے ہوئے تھے۔ ان تیروں کو ازلام کہتے تھے۔ اور ان پر یہ درج تھا۔ کہ یہ کس کس کام آتے ہیں اور کس کس کام میں استعمال نہیں کئے جا سکتے۔ بوقت ان سے استخارہ لے کر کوئی کام اختیار کیا جاتا تھا۔

بت پرستی کو اس درجہ رسوخ حاصل تھا۔ کہ سینکڑوں بت پرستش کے لئے مہیا کئے جاتے تھے اور تقریباً ہر قبیلہ کا بت جدا ہوا کرتا تھا۔ سب سے بڑے بت کا نام ہبل تھا۔ جو کسی وقت شام سے لایا گیا تھا۔ اور یہ آدمی کی شکل کا تھا۔ یہ قبیلہ بنو کلب کا بت تھا۔ اور مینہ برسانے کا کام اسی بت کے ذمہ خیال کیا جاتا تھا ایک اور بت سواع نامی عورت کی شکل کا تھا۔ جسے بنی مذحج نے اپنا رکھا تھا۔ اور "یغوث" بنی مراد کا بت تھا۔ اس کی شکل شیر کی تھی۔ "وداد" صرف نوجوان عورتوں کا بت تھا۔ جس کے گرد وہ طواف کرتی تھیں حضرت ابراہیم کی مورت بھی بنا کر خانہ کعبہ میں دھری ہوئی تھی۔ جس کے ہاتھ میں استخارہ کے تیر تھے۔ اور حضرت مریم کی مورت بنا کر حضرت عیسےٰ کو اس کی گود میں بٹھایا گیا تھا۔ صابئی لوگ بتوں کی بجائے ستاروں کی پرستش کرتے تھے۔ غرض اس قسم کی دلچسپ اور باطل پرور کاروائیوں کی عجب گہما گہمی تھی۔ جن میں یہ لوگ شام و سحر مشغول رہتے تھے۔ قسم کھانے کے عجب انداز تھے۔ قسم میں پختگی پیدا کرنے کے لئے آگ جلا کر اس میں گندھک یا نمک چھڑک دیتے تھے۔ ہجرت کے وقت حضرت عمرؓ کے ساتھ ایک اور مسلم نوجوان عیاش نامی بھی جانے کے لئے تیار ہو رہا تھا۔ ابوجہل کے ذریعے اسے معلوم ہوا کہ اسکی ماں نے قسم کھا رکھی ہے کہ جب تک میرا عیاش میری آنکھوں کے سامنے نہیں آئے گا۔ میں سایہ میں نہ بیٹھونگی نہ بالوں میں تیل ڈالوں گی۔ نہ کنگھی کروں گی۔ اگرچہ یہ ابوجہل کا فریب تھا۔ جس کے ذریعہ وہ عیاش کو مدینہ جانے سے روکنا چاہتا تھا۔ لیکن اس واقعہ سے بھی ان لوگوں کی قسموں کا پتہ چلتا ہے۔ ایسی قسموں کو یوں شمار کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ ۱۵۶۷ء میں اکبر کے ہاتھوں میواڑ کا دارالخلافہ چتوڑ فتح ہو جانے پر رانا پرتاب نے قسم کھائی تھی کہ جب تک چتوڑ کو مسلمانوں سے دوبارہ نہ چھین لیا جائے گا۔ میں یا میرے جانشین نہ سونے کے برتنوں میں کھانا کھائیں گے نہ نرم بستروں پر سوئیں گے اور نہ ہی داڑھی منڈائیں گے۔ چنانچہ اس واقعہ کو صدیاں گذر گئی ہیں۔ چتوڑ کو نہ رانا پرتاب فتح کرکے دوبارہ حاصل کر سکا اور نہ اس کے جانشین ایسا کر سکے۔ لیکن وہ ابتک اس عہد کے احترام کو فریضہ مذہبی کی طرح ملحوظ رکھتے ہیں اور کھانا کھاتے وقت نہ سونے چاندی کے برتن استعمال کرتے ہیں نہ داڑھی منڈواتے ہیں۔ اور سوتے وقت اگر اعلےٰ قسم کے بستر استعمال کرنے لگیں۔ تو ان کے نیچے پھونس ضرور ڈال لیتے ہیں۔ گو اس قسم کی باتوں کی اساس ابتداء میں ہنگامی تاثرات اور غیر مذہبی عوامل پر قائم ہو جاتی ہے۔ لیکن آگے چلکر ان کا رسوخ مذہبی رنگ اختیار کر لیتا ہے جسے عام حالات میں ترک نہیں کیا جا سکتا اس سے اندازہ لگ جاتا ہے کہ کس طرح بعض دفعہ کئی قسم کے عقائد اور رسوم ہنگامی طور پر پیدا ہو کر مذہبی جامہ اوڑھ لیتے ہیں اور وہ کسی قوم کے تمدن کا حلیہ بدل دیتے ہیں یا ان کی کثرت سے نئے تمدن کی بنیاد پڑ جاتی ہے۔ اس وقت ہم دیگر اقوام اور مذاہب کے علاوہ پیروان اسلام کی حالت دیکھتے ہیں۔ ان میں سے اکثریت ایسے لوگوں کی موجود ہے۔ جو اسلام کے ارکان خمسہ پر عمل پیرا ہونیکی بجائے رسوم کی پابندی اور اجتہادی عقائد سے زیادہ انس رکھتے ہیں۔ زیادہ عرصہ نہیں گذرا مجھے ایک زاہد قسم کے انسان کے متعلق یہ دلچسپ بات معلوم ہوئی۔ کہ وہ پچھلی رات کو اٹھ کر عبادت سے فارغ ہونے بعد مخالف عقیدہ رکھنے والوں کو ایک درجن ماں بہن کی گندی گالیاں دیکر "چپ کا روزہ" رکھتا ہے۔ اور شام کو اتنی ہی ماں بہن کی گندی گالیاں ان لوگوں کو دے کر روزہ کھولدیتا ہے۔ اس واقعہ کو درست پاکر میں نے جب اسے ایک بزرگ کے سامنے بیان کیا۔ تو وہ فرمانے لگے۔

"بھئی تم اس ایک شخص کے متعلق گالیوں کو ذریعہ ثبوت بنا لینے پر حیران ہو رہے ہو لیکن کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ ہم مسلمانوں کے اندر کروڑوں انسانوں کی ایک ایسی جماعت موجود ہے جو سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں اور ان پر جان چھڑکنے والے اصحاب کبار کو گالیاں دینا ثواب دارین سمجھتے ہیں اور ان کی مذہبی زندگی کا نصب العین ہی ایسا کرنا ہے"

غرض دنیا کی تمام قوموں، مذہب اور فرقوں کے لوگوں میں ایسے بے شمار عقائد یا رسوم کی کمی نہیں ہے۔ جو خارجی اسباب کی بناء پر ان کی عملی زندگی کے شریک راہ بن جاتے ہیں۔ لیکن ان عقائد و رسوم کو پیدا کرنیوالے یہ خارجی اسباب کب پیدا ہوتے ہیں؟ ایسے حالات سے دوچار ہونے والی اقوام اور مذاہب کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ قوموں کے تمدن کو برباد کرنے والے اور مذہب کا حلیہ بگاڑنے والے اسباب اس وقت پیدا ہوتے ہیں۔ جب ان کے افراد کو جھنجوڑ کر بیدار رکھنے والے قوائے عمل کمزور پڑ جاتے ہیں۔ اور ملت کے کنٹرول کی گرفت ڈھیلی ہو جاتی ہے۔ اور وہ اپنے حال پر رہ جاتی ہے۔ ہو بہو جیسے گم گشتہ راہ صحرانورد منزل کی جستجو میں آوارہ پھرنے لگتا ہے اور راہ پر آنے کیلئے اسے راہنما درکار ہوتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح کوئی قوم یا مذہب بھی بیچارگی کی حالت میں معتقدات عمومی کی رو سے آوارہ ہو جاتی ہے۔ اور کسی موزوں قیادت کے بغیر وہ کوئی بھی شکل اختیار کر سکتی ہے۔ اس واقعہ سے ملتی جلتی ایک مثال ہمارے پاس سکھ قوم کی ہے۔ دیکھئے باوا نانک نے مشن کی ابتدائی شکل کیا تھی۔ لیکن اب اس نے کیا رنگ اختیار کر رکھا ہے؟

بات دراصل یہ ہے کہ جن مذاہب کے مرکزی اعتقادات میں استواری موجود نہ ہو ان کے قوائے عمل بھی بے بنیاد ہوتے ہیں اور ان کو اپنے بقا کیلئے سہارے تلاش کرنا پڑتے ہیں اور انکی پوزیشن جس پہلو سے کمزور ہونے لگتی ہے اسکے ڈیفنس کیلئے انہیں کچھ قوت مستعار لینی پڑتی ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوا کہ اس قسم کی مستعار قوت کو اپنا لیا گیا۔ جب ویدک دھرم کو بدھ مت گھن کی طرح کھا گیا تھا اس بچاؤ کیلئے یہ صورت اختیار کی گئی کہ مہاتما بدھ کو ویدک دھرم کے بھدر پرشوں نے وشنو کا اوتار تسلیم کر لیا اور اسکی مورتیاں بنا کر اپنے مندروں میں رکھ لیں۔ اس کا نتیجہ سچ مچ یہ نکلا کہ بہت سے بدھ مت کے پیرو لوگ ویدک دھرم کی طرف راغب ہو گئے اور ویدک دھرم کو بدھ مت کے ہاتھوں زوال پہنچنے کا زیادہ خطرہ نہ رہا۔ ان چند واقعات پر کیا موقوف ہے۔ دنیا کے بیشمار چھوٹے بڑے مذاہب جن کی تشکیل میں "متخرک عقائد" کا زیادہ حصہ ہوتا ہے وہ کارگاہ عالم میں بار بار روپ بدلکر سامنے آتے رہتے ہیں۔ دوسری باتوں کو جانے دو ہستی باری تعالیٰ کے وجود کے اقرار پر تمام مذاہب کی بنیاد قائم کی گئی ہے دیکھئے اس اقرار و تسلیم کی واضح صورت نے کیا کیا رنگ اختیار کئے ہیں۔ اسلام کے سوا اللہ تعالےٰ کی شان کے شایاں نہ کوئی مذہب اس کے اوصاف کا تعین کر سکا ہے اور نہ ہی تعین کئے ہوئے استقلال کے ساتھ اپنا سکا ہے ہر دور میں اسکے وجود کو نئے انداز سے تسلیم کرنے کا نظریہ اختیار کیا گیا ہے۔ ہستی باری تعالےٰ کے عقیدہ کے متعلق بعض مذاہب نے جو تلون مزاجی دکھائی ہے۔ اور اسکے جو عجیب و غریب نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ قابل غور ہیں۔ ہزاروں سال پیشتر جب دنیا میں بت پرستی کا رواج نہ پڑا تھا۔ اس وقت خدا کو ماننے والی اقوام چاند۔ سورج۔ ستارے دریا، پہاڑ یا دوسری خوبصورت اور طاقتور چیزوں کو خدا کا مظہر شمار کرتی تھیں۔ اور اسی عقیدت سے ان کا احترام کرتی تھیں۔ ایک عرصہ کے بعد اسی جذبہ نے دنیا میں بت پرستی کا ڈول ڈال دیا جس کی پیدا کی ہوئی ذہنیت نے شدت اختیار کرکے سنگ پرستی اور لنگ پرستی تک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ یعنی خدا کے وجود کے متعلق ایک درست عقیدہ بالآخر گمراہی کی کھاڑیوں میں لڑکھڑاتا ہوا کہاں سے کہاں آن پہنچا! اور اب دیکھئے کتنی مکروہ صورتوں میں ہمارے سامنے اس کے عالمگیر نتائج موجود ہیں؟ انسانی آبادی کے ایک بہت بڑے گروہ کے تمدن کی بنیاد ہی اس بگڑے ہوئے عقیدہ پر قائم ہو گئی ہے۔ اسی طرح کئی قوموں اور کئی مذاہب کے بعض عقائد، رسوم اور روایات مرور ایام سے انقلابی اثرات کو گوارا کر لیتے ہیں تو اس مذہب کی ہیئت اور ان قوموں کے تمدن کی میکنگ تک بدل جاتی ہے۔ لیکن اسلام پاک کی باڈی نے کچھ ایسے عناصر سے ترکیب پائی ہے کہ اگرچہ اس پر کچھ غیر مانوس سترائشیں پائی جاتی ہیں۔ تاہم نہ اس کی ہیئت ترکیبی میں فرق آنے پایا ہے۔

اور نہ اس کی (Popularity) کو ٹھیس لگی ہے۔ باوجود اس کے اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ اسلام کی نورانی چادر پر بعض "مخلصین" نے کچھ غیر متعلقہ چیزیں چپکا کر اس کی زینت اور تقدیس کو گزند پہنچانے کی حرکت کر رکھی ہے اور کچھ ایسی روایات اور عقائد سے لٹکا رکھی ہے جن کو اسلام کا وجود برداشت کرنے سے انکاری ہے لیکن اگر ایسے لوگوں کو پیروان اسلام کے طبقہ جہلا یا نچلے درجہ کے لوگ شمار کر لیا جائے۔ جن سے ایسی حرکات کا سرزد ہونا چنداں عجیب نہیں۔ تو پھر مسلمان کو مخلوق عالم میں سربلندی حاصل ہے۔ اور اس کا وجود کائنات عالم میں A match less gole کی حیثیت رکھتا ہے۔

دنیا کی اقوام و مذاہب کے دلچسپ اور عجیب بوزیب عقائد اور اوہام کا تذکرہ کرتے ہوئے مجھے اس شخص کی حالت سب سے زیادہ حیرت انگیز معلوم ہوتی ہے۔ جو کسی مغالطہ مذہب کا پابند ہونے کا دعویدار ہو۔ خدا کو حاضر و ناظر مانتا ہو۔ اعمال کی جزا و سزا پر پختہ یقین رکھتا ہو۔ یہ سب کچھ ہونے کے باوجود وہ قتل و غارت کر لیتا ہو۔ جھوٹ اور دغا سے دلچسپی رکھتا ہو۔ مخلوق خدا کا خطرناک دشمن اور احکام خداوندی کا بدترین باغی بنا پھرتا ہو۔ لیکن باوجود اس کے وہ پھر بھی ایسی شیطانی پوزیشن اختیار کرنے کی پاداش سے دونو جہان میں محفوظ رہنے کا یقین لئے پھرتا ہو۔ اور اسی یقین کی روشنی میں اس نے اپنی ستم کاریوں اور بداعمالیوں کے سلسلہ کو تیز کر رکھا ہو! کیا آپ ایسے ہر مذہب و ملت کے ساتھ تعلق رکھنے والے بے شمار آدمیوں سے واقف نہیں ہیں؟ یقیناً دنیا میں اس بے نظیر وہم کے پجاریوں کی کمی نہیں ہے!!! اور ان لوگوں کی ستم ظریفی بھی ملاحظہ ہو جو شام و سحر اس خیال سے بداعمالیوں میں مشغول رہتے ہیں۔ کہ یہاں سے سیر ہو کر بعد میں توبہ کر لیں گے۔"

یہ من گھڑت اور خود فریبانہ عقیدہ رکھنے والے لوگوں کی حالت ان بعض زاہدانِ مصر کی سی ہے، جو منظر عام اور مخلوق میں آکر اپنی خدائی کا ڈنکہ بجوایا کرتے تھے۔ لیکن اندر خانے سچے خدا کی عبادت بھی کر لیا کرتے تھے۔ اسے کہتے ہیں۔ "خالق اور مخلوق کے ساتھ اعمال و عقائد کی چوربازاری" اس کے رسیا لوگ اب بھی دنیا کی تمام قوموں میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اگرچہ یہ بڑی محیر العقول کیفیت ہے۔ لیکن واقعہ یہ ہے۔ کہ ایسے لوگوں کے اندر شعور ہی ایسا پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی دینداری اور خلوص کی موجودگی میں بھی ایسے خلاف توقع یا غیر موزوں موزوں باتوں کے شکار ہو جاتے ہیں۔ اور وہ اپنے اعمال و عقائد کی مضرتوں سے غافل ہوتے ہیں۔ اور ان کے نتائج ان کی آنکھوں سے اوجھل ہوتے ہیں۔

ہم نے بہت سے نیک دل اور مخلص مسلمانوں کو بھی ایسے باطل پرور اور ایمان سوز اوہام و عقائد میں مبتلا پایا ہے۔ جن کی ان کے متعلق امید نہیں ہو سکتی تھی۔ مثلاً اہل ہنود کے نزدیک منگل کے روز کا ایک منحوس ستارے کے ساتھ تعلق ہے۔ اس لحاظ سے یہ لوگ منگل کے روز کے متعلق اچھا خیال نہیں رکھتے یہ اسی عقیدہ کا تعدیہ اثر ہے۔ کہ بعض دیگر غیر ہندو اقوام کے سوا مسلمانوں میں بھی بہت سے لوگ منگل کے دن کو منحوس سمجھتے ہیں۔ اور اس دن نہ کوئی نیا کام شروع کرتے ہیں نہ سفر کا آغاز کرتے ہیں اس سلسلہ میں مجھے ایک دلچسپ روایت حاصل ہوئی ہے کہتے ہیں تحصیل چنیوٹ میں دریائے چناب کے مغربی کنارے پر ایک مقتدر قوم "گلوتر" آباد ہے۔ یہ لوگ بھی منگل کے دن کو منحوس سمجھتے ہیں۔ ان کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ منگل کے روز عقائد کے طور پر سفر اختیار نہیں کر سکتے۔ لیکن اگر اس روز سفر پر چلنے کے لئے انہیں کوئی مجبوری پیش آجائے۔ تو یہ سوموار کو ایک چھڑی ہاتھ میں پکڑ کر چل کھڑے ہوتے ہیں۔ اور اسے اپنے گاؤں کے رقبہ سے باہر پہنچ کر پھینک دیتے ہیں۔ اور پھر واپس آکر اگلے روز منگل وار کو سفر پر جانے کا جواز پیدا کر لیتے ہیں۔ گویا اس طریقے سے ان کے سفر کا آغاز سوموار کو قرار پا جاتا ہے۔ اسی طرح بعض جرائم پیشہ لوگوں نے مجھے بتایا ہے۔ "ہم منگلوار کی رات کو کوئی واردات نہیں کرتے۔ اگر اس معمول کی خلاف ورزی کریں۔ تو قدرت کی طرف سے سخت سزا ملتی ہے۔" یعنی گنہگاری کی بنا پر قدرت کی طرف سے سزا ملنے کا چنداں خطرہ نہیں ہوتا۔ لیکن منگل وار کی نحوست کی ہولناکی یقینی اور ناقابل برداشت ہوتی ہے۔

اس قسم کی خوبیٔ شعور کی ایک اور مثال ملاحظہ ہو۔ ہمارے پنجاب کے بعض اضلاع میں چوری کی کثرت نے پیشہ ورانہ حیثیت اختیار کر رکھی ہے۔ اور سوسائٹی کی نگاہ میں چوری کو اخلاقی نقطہ نگاہ سے مذموم فعل شمار نہیں کیا جاتا۔ بلکہ چوری کی واردات یہاں کے لوگوں میں ایک بہادرانہ کاروائی شمار ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ اچھے بھلے پابند صوم و صلوٰۃ اور مذہبی شعور سے بھرپور لوگ بھی چوری کی وارداتیں کرنے پر کمربستہ رہتے ہیں۔ اس قسم کے بعض مخلص مسلمان چوروں کے متعلق مجھے صحیح طور پر معلوم ہوا کہ وہ چوری کی واردات پر روانہ ہوتے وقت قرآن پاک ... اور احادیث کی مسنون ادعیہ کا جی بھر کر ورد کر لیتے تھے۔ اور موقعہ واردات پر پہنچ کر واردات کے آغاز سے قبل دو رکعت نفل پڑھ لیا کرتے تھے۔ اب عقلی طور پر اور شرعی نقطہ نگاہ سے آپ ان حرکات کو کیا سمجھتے ہیں؟ لیکن ان لوگوں کے نزدیک یہ باتیں عقلی طور پر اور شرعی نقطہ نگاہ سے سرمایہ و برکات تھیں۔ اور ان باتوں کو ان لوگوں نے بگڑے ہوئے شعور کے ماتحت اپنے اجتہاد سے مفید قرار دے لیا تھا۔ بے رہنما قوموں اور مذاہب کے جن افراد کا شعور بے کسی میں مکدر ہو جاتا ہے۔ ان کے دماغ اس قسم کے اوہام باطلہ کو آسانی سے جذب و گوارا کر لیتے ہیں۔ بلکہ یوں سمجھنا چاہیئے۔ کہ ان کے دماغ میں ایسی باتیں جذب کرنے کے لئے بھوک پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس کیفیت کو وہ اپنی دینداری پر محمول کرتے ہیں۔ جن سے کوئی مادی طاقت ان کو معمولی حالات میں چھٹکارا نہیں دلا سکتی۔ ہم بہت سی کافرانہ رسوم کو ادا کرتے ہوئے لوگوں کو دیکھتے ہیں۔ بہت سی مشرکانہ روایات کا ان لوگوں کو عقیدتمند پاتے ہیں۔ اور بے شمار عقائد باطلہ میں انہیں گرفتار دیکھتے ہیں۔ لیکن اس خرابِ حالی کے باوجود پھر بھی انہیں اپنے دینی اخلاص پر بھروسہ ہوتا ہے اور اس گمراہی سے نکالنے کی کوشش کو دینی مداخلت شمار کیا جاتا ہے۔

مشرقی پاکستان میں کامیاب تبلیغی جلسہ

اللہ تعالے کے فضل سے انجمن احمدیہ چہر دوکیہ کا سالانہ تبلیغی جلسہ بڑی کامیابی کے ساتھ ہوا مختلف مقامات سے احباب جلسہ میں تشریف لائے تھے۔ مہمانوں کے کھانے کا انتظام مقامی جماعت نے کیا۔ پہلا اجلاس ۱۰ بجے صبح سے ایک بجے دوپہر تک زیر صدارت امیر صاحب مشرقی پاکستان منعقد ہوا۔ تلاوت و دعا و نظم کے بعد مولوی محب اللہ صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ نے ابتدائی تقریر کی۔ ڈاکٹر موسے صاحب نے جماعت کی تعلیم و تربیت پر تقریر کی۔ مولوی مرزا علی اخوند صاحب بی ایس سی نے تحریک جدید اور غیر ممالک میں تبلیغ کے موضوع پر تقریر کی۔ مولوی شاہجہاں لطیف احمدی صاحب نے "حفاظت پاکستان اور جماعت احمدیہ کے فرائض" کے موضوع پر تقریر کی۔

دوسرا اجلاس تین بجے سے دس بجے تک زیر صدارت امیر صاحب منعقد ہوا۔ مولوی محب اللہ صاحب مبلغ سلسلہ نے "موجودہ مشکلات کا حل اور احمدیت" کے موضوع پر تقریر کی۔ میر صاحب نے "کلمہ طیبہ" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر مرزا علی اخوند صاحب نے تقریر کی۔ تقاریر کے بعد سوالات کا موقع دیا گیا۔ سوالات کے جوابات مولوی محب اللہ صاحب نے دیئے۔ جلسہ کے بعد ایک معزز دوست بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ احباب ان کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔ (جنرل سکرٹری جماعتہائے احمدیہ صوبہ مشرقی پاکستان ڈھاکہ)

کنری (سندھ) میں تبلیغی جلسہ

جماعت ہائے احمدیہ ضلع تھرپارکر کا تبلیغی جلسہ مورخہ ۱۰-۱۱ اکتوبر ۱۹۵۱ء کو کنری میں منعقد ہوا۔ جس کے تین اجلاس ہوئے۔ مبلغین سلسلہ مکرم مولوی عبد الغفور صاحب۔ مکرم مولوی عبد المالک خان صاحب۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ۔ مکرم مولوی سید احمد علی صاحب اور مکرم مولوی غلام حید رصاحب نے تقریریں فرمائیں۔ تقریریں دلچسپ اور پر از حقائق تھیں۔ احمدیت کے متعلق آج کل جن اعتراضات کا چرچا ہے۔ ان کا جواب بھی نہایت اچھے پیرایہ میں دیا گیا۔ جنہیں غیر احمدی اصحاب نے بھی پسند کیا۔ جو بڑی تعداد میں شریک جلسہ ہوئے تھے۔ پراونشل امیر جناب صوفی محمد رفیع صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس (ریٹائرڈ) بھی جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے تھے۔ مکرم نور احمد صاحب کراچی نے لاؤڈ سپیکر کا انتظام نہایت تندہی اور خوبی سے نبھایا۔ جلسہ گاہ کی تیاری مقامی خدام الاحمدیہ کے سپرد تھی۔ جو انہوں نے دن رات کی محنت سے بڑے پیمانہ پر تیار کی۔ الغرض جلسہ خدا تعالے کے فضل سے خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالے اس کے اثر میں وسعت پیدا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

(سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کنری (سندھ))

درخواست دعا: میری والدہ محترمہ دو ماہ سے بیمار رہیں۔ لیکن چند دنوں سے بیماری بڑھ گئی ہے اس لئے صحابہ کرام حضرت مسیح موعودؑ درویشان قادیان سے دعائے صحت کے لئے درخواست ہے عبد المجید خسکرانی

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد بزرگوار اپنے گاؤں مورخہ ۱۹۵۱ء کی شام کو انتقال فرما گئے ہیں۔ احباب کرام مخلصین اور بزرگان سلسلہ سے مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار محمد عبد اللہ پہریدار سابق دار الرحمت قادیان حال میانوالی مہاراں براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ)

نومبر ۱۹۵۱ء میں آپکی قیمت اخبار ختم ہے

مہربانی فرماکر اپنی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ وی۔پی کی انتظار میں نہ رہیں قیمت اخبار سالانہ چوبیس ۲۴ روپے ہے۔ ششماہی تیرہ ۱۳ روپے ہے۔ سہ ماہی سات ۷ روپے ہے۔ اس شرح کے مطابق جو رقم نہ آئیگی۔ اُس کو اڑھائی روپیہ ماہوار کے حساب سے درج کیا جائے گا۔ (۱) وی۔پی پر جو خرچ کیا جاتا ہے۔ وہ آپ کو ادا کرنا پڑتا ہے (۲) وی۔پی کی رقم دیر سے وصول ہوتی ہے (۳) بعض اوقات کئی کئی سال میں بھی رقم وصول نہیں ہوتی (۴) ایسی رقم کیلئے ڈاکخانہ میں چار آنہ لگاکر درخواست دینی پڑتی ہے۔ (۵) پھر دیر تک خط و کتابت کرنی پڑتی ہے۔ کئی وی۔پی ۱۹۴۸ء سے اس وقت تک ڈاکخانہ میں رکے ہوئے ہیں۔ اور رقم ملنے میں نہیں آتی۔ آپ کا فائدہ اسی میں ہے کہ رقم منی آرڈر کے ذریعہ بھجوایا کریں۔ کوپن پر نمبر خریداری ضرور لکھ دیا کریں۔ تاکہ جلدی تعمیل ہو سکے۔ اور غلط کھاتہ میں اندراج نہ ہو جائے۔

نمبر	نام	تاریخ
۲۳۴۵۴	چوہدری نذیر احمد صاحب	۶ نومبر
۲۳۸۹۷	دین محمد صاحب	۴ "
۲۳۴۵۲	محمد منظور احمد صاحب	۵ "
۲۱۸۳۹	ظفر احمد صاحب	۵ " ۱۹۵۱ء
۲۳۷۷۱	میاں غلام محمد صاحب	۷ نومبر
۲۳۷۷۲	رانا منظور احمد صاحب	۷ "
۲۳۸۲۰	اخوند محمد احمد صاحب	۷ "
۲۲۰۷۸	نائک محمد اسلم صاحب	۸ "
۲۳۸۹۸	منشی عبد الغفور صاحب	۷ "
۲۳۳۵۳	مبارکہ بیگم صاحبہ	۸ "
۲۳۹۳۹	ملک عزیز احمد صاحب	یکم "
۲۳۴۳۹	پریسین	" "
۱۱۴۴۳	فتح محمد صاحب	۷ " ۱۹۵۱ء
۱۹۷۹۴	بشیر احمد صاحب	۵ "
۲۳۴۴۵	مستری غلام محمد صاحب	۶ "
۵۸۰۰	ڈاکٹر اعظم علی صاحب	۱۰ "
۱۰۷۴	سلطان عالم صاحب	۱۰ "
۲۳۷۷۰	عبد الرزاق صاحب	۱۰ "
۲۳۷۷۸	نیاز احمد صاحب	۱۰ "
۲۰۴۴۰	ڈاکٹر عبد الغنی صاحب	۹ "
۲۳۴۵	رسالدار علی گوہر صاحب	۱۱ "
۲۳۴۴	فیروز الدین صاحب	۱۰ "
۱۹۷۰	بیگم چوہدری ناصر احمد صاحب	۱۰ "
۲۱۴۳	حکیم محمد نذیر صاحب	۳۰ "

خطبہ

نمبر	نام	تاریخ
۱۸۰	محمد شفیع صاحب	۱۶ نومبر
۲۹۰	محمد رمضان صاحب	۳۰ "
۲۵۰	چوہدری محمد شفیع صاحب	۳۰ "

نمبر	نام	تاریخ
۳۹	مستری محمد یعقوب صاحب	۵ نومبر
۳۹۰۶	سردار خان صاحب	۱۰ "
۳۹۸۵	محمد شریف صاحب	۶ "
۴۰۵۶	خادم حسین صاحب	۳ "
۲۰ S.O.۵	بیگم سیٹھ عثمان یعقوب صاحب	۳ نومبر ۱۹۵۱ء
۴۷۲ S.O.۵	ایم۔اے بھٹی صاحب	۳۰ نومبر ۱۹۵۱ء
۲۳۲۴۴	شیخ بشارت احمد صاحب	۱۲ "
۱۹۰۸۲	راجہ عبد القدیر صاحب	۱۲ "
۲۳۷۸۲	حکیم منور علی صاحب	۱۲ "
۲۳۶۴۹	سید محمد مسعود صاحب	۱۲ "
۲۳۹۷۶	چوہدری منظور احمد صاحب	۱۲ "
۱۶۰۲۲	محمد عثمان صاحب	۱۶ "
۱۶۵۴۲	چوہدری محمد عبد اللہ صاحب	۱۴ "
۱۶۹۵۹	محمد اشرف صاحب	۱۴ "
۱۹۰۱۰	کیپٹن محمد جی صاحب	۱۵ "
۲۰۰۰۹	عبد الحفیظ صاحب	۱۴ "
۲۰۳۷۶	برکت علی صاحب	۱۴ "
۲۱۰۵۰	بشیر احمد صاحب	۱۵ "
۱۶۴۳۵	عبد الحفیظ صاحب	۱۵ "
۲۰۵۲۱	یوسف علی صاحب	۱۵ "
۲۰۴۹۴	قاری غلام مجتبیٰ صاحب	۱۵ "
۲۲۰۶۲	سبحان علی صاحب	۱۳ "
۲۱۳۶۴	محمد شریف احمد صاحب	۱۴ "
۱۷۶۹۸	محمد حسین صاحب	۱۴ "
۱۴۸۶۵	محمد [illegible] خان صاحب	۱۴ "
۸۷۰	ملک نیاز محمد صاحب	۱۵ "
۲۱۲۷۵	محمد صدیق صاحب	۱۵ "
۲۱۷۶۴	اے۔ ایم اے خان صاحب	
۲۷۵۵	ڈاکٹر برکت اللہ صاحب	۱۵ "
۲۰۴۶۶	افضل فاروق صاحب	۱۴ "

نمبر	نام	تاریخ
۲۲۰۸۹	عبد الرحمن صاحب	۱۷ نومبر ۱۹۵۱ء
۲۳۹۰۷	خواجہ محمد یوسف صاحب	۱۶ "
۲۰۳۲۸	چوہدری مہر دین صاحب	۱۷ "
۲۳۸۲۸	ماسٹر امیر احمد صاحب	۱۶ "
۲۳۴۷۵	ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب	۱۶ "
۲۳۰۳۰	خواجہ محمد یوسف صاحب	۱۷ "
۲۳۰۲۱	محمد عبد اللہ صاحب	۱۷ "
۲۰۵۰۲	حکیم عبید اللہ صاحب	۱۸ "
۲۳۸۳۲	مخدوم قدیر احمد صاحب	۱۶ "
۱۰۱۴۷	منشی احمد دین صاحب	۱۹ "
۲۰۶۷۹	کیپٹن غلام احمد صاحب	۱۹ "
۲۳۹۱۰	ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب	۱۹ "
۲۳۹۱۱	سید عباس علی شاہ صاحب	۱۹ "
۱۸۲۴۳	عبد الحق صاحب	
۲۲۷۳۵	صدر دین صاحب	۸ "
۲۳۹۶۰	مرزا نور محمد صاحب	۱۹ "
۲۱۴۳۱	غلام مصطفےٰ صاحب	۲۰ "
۲۱۲۴۲	عبد الواحد اینڈ کمپنی	۲۰ "
۲۲۰۳۱	شیخ غلام جیلانی صاحب	۲۰ "
۲۰۷۱۳	چوہدری محمد شفیع صاحب	۲۰ "
۱۵۰۶۹	چراغ دین صاحب	۲۰ "
۲۳۸۳۸	منیر احمد صاحب	۷ "
۲۲۷۳۵	صدر دین صاحب	۱۹ "
۲۳۷۸۰	فقیر احمد خان صاحب	۱۲ "
۲۳۸۱	ملک محمد اکبر خان صاحب	۱۲ "

نمبر	نام	تاریخ
۲۳۹۱۰	ماسٹر عبد العزیز صاحب	۲ نومبر ۱۹۵۱ء
۱۹۵۷۰	مشتاق عالم صاحب	۲۲ "
۲۰۹۰۲	ماسٹر محمد دین صاحب	۲۲ "
۲۳۹۲۱	چوہدری عصمت اللہ صاحب	۲۱ "
۲۳۹۲۲	حاجی سرفراز اللہ دتا صاحب	۲۲ "
۲۳۶۷۰	حبیب اللہ صاحب	۲۲ "
۲۰۸۹۰	شیخ احمد علی صاحب	۲۰ "
۲۳۴۸۲	سید شوکت حسین "	۲۲ "
۱۲۸۴۸	شیخ ظہور الدین صاحب	۲۳ "
۲۲۹۲۵	چوہدری غلام احمد صاحب	۲۲ "
۲۳۰۰۲	" دین محمد صاحب	۲۴ "
۲۳۲۵۵	" عبد الحق صاحب	۲۴ "
۲۱۰۴۰	محمد حسین صاحب	۲۴ "
۲۳۴۸۵	چوہدری فتح خان صاحب	۲۵ "
۲۷۵۵	ڈاکٹر برکت اللہ صاحب	۱۵ "
۲۳۴۸۷	ڈاکٹر محمد سعید صاحب	۲۵ "
۲۳۶۲۹	حکیم عبد الرحمن صاحب	۲۵ "
۲۳۸۰۰	چوہدری محمد عبد اللہ صاحب	۲۶ "
۲۳۸۹۴	عبد المجید صاحب	۲۶ "
۱۷۶۹۲	میجر عزیز احمد صاحب	۱۶ "

بست درخواست دعا

عزیزم برخوردار قریشی مسعود احمد صاحب جوان دنوں لندن میں رائل پاکستان فورس کی زیر نگرانی ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔ ان کا مستقبل قریب میں امتحان ہونے والا ہے جس کے نتیجہ کا ان کے متوقع کمیشن پر بہت اثر پڑیگا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی اعلیٰ وامتیازی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار قریشی فصیح الدین جمیل)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ٹینڈر نوٹس

لاہور ڈویژن

(الف) ذیل میں دستخط کنندہ کو مندرجہ ذیل کاموں کے لئے سیڈیول بزخوں پر مزدوری اور سامان کے لئے مہر بہر ٹینڈر مطلوب ہیں۔ (۲) جو دو بجے بعد دوپہر تک مقررہ ٹینڈر فارموں پر پہنچ جانے چاہئیں۔ یہ فارم اس دفتر سے ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۱ء کے روز ۱۲ بجے دوپہر تک ایک روپیہ فی کاپی کے حساب سے مل سکتے ہیں۔ یہ ٹینڈر اسی روز ۲ بجے بعد دوپہر عوام کے روبرو کھولے جائیں گے۔

نمبر	کام کا نام	تخمیناً لاگت	زر بیعانہ جو نارتھ ویسٹرن ریلوے
۱	پاور ہاؤس مغل پورہ میں مزید کوئلہ کے لئے جگہ مہیا کرنا۔	۸۰۰۰ روپے آٹھ ہزار	ڈویژنل پے ماسٹر کے پاس جمع کرانا ہوگا ۲۰۰ روپے دو سو

(ب) مفصل شرائط اور دیگر تفصیلات ذیل میں دستخط کنندہ کے دفتر سے کسی کاروباری روز دیکھے جا سکتے ہیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور

No 770 - W/1/1

نشانِ رحمت کا انذاری حصہ کیونکر پورا ہوا؟ (بقیہ صفحہ ۴)

کہ نہ صرف یہ کہ احمد بیگ نے نکاح کی درخواست رد کی اور اُکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا (نشانِ رحمت کو جھٹلایا (وَکَانُوا بِھَا یَسْتَھْزِءُوْنَ) بلکہ وہ پہلے بھی ان نشانوں کی ہنسی اڑاتے تھے اور پھر پیغام نکاح پر اخبار و اشتہارات کے ذریعہ اس کا مضحکہ اڑایا۔ مخالفت میں ننگے ہو گئے۔

۲- یموت (وہ مر جائیگا) چنانچہ دوسری جگہ نکاح کرنے پر چھ ماہ نہیں گذرنے پائے تھے کہ مقرر کردہ میعاد کے اندر درد و کرب میں مبتلا ہو کر وہ مر گیا۔

۳- مرزا امام الدین مرغنہ مخالفت بھی شدید مخالفت کے بعد ناکامی اور نہایت مایوسی کی موت مرا اور نابود ہوا۔ کوئی لڑکا بھی یادگار نہ چھوڑا۔ اس طرح اسکی شاخ جیسا کہا گیا تھا کاٹی گئی۔

۴- مرزا نظام الدین بھی شدید مخالفت کے بعد مایوسی کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوا۔

۵- مرزا علی شیر بھی ہماری آنکھوں کے سامنے عذاب الٰہی میں گرفتار ہو کر اس دنیا سے گذرا کوئی نام لیوا تک نہیں۔

۶- ان کے گھر بیواؤں سے بھر گئے۔

۷- اور ہم نے دیکھا کہ ان کے گھر ویرانے بن گئے جن کے در و دیوار پر نحوست برسنے لگی۔ وہ ڈراونے گھر تھے۔ لوگ خیال کرنے لگے کہ ان میں جن بھوت رہتے ہیں۔

۸- اس تباہ حال گھرانے کا ایک یتیم بچہ (مرزا گل محمد مرحوم پسر مرزا نظام الدین) رہ گیا جسے پسرِ موعود نے اپنی آغوشِ شفقت میں لے لیا اور اس نے احمدیت قبول کی۔

۹- اور پھر احمد بیگ کی دردناک عبرت انگیز موت سے محمدی بیگم کے خاوند مرزا سلطان محمد مرحوم اور ان کی والدہ خوفزدہ ہوئے۔ انہوں نے صدقہ و خیرات کئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عاجزانہ خط لکھے۔ وہ ساری عمر ادب و خوف کے مقام پر رہے اور اس سے فائدہ اٹھایا۔ جیسا کہ قدم سنت اللہ ہے کہ خشیت سے کام لینے والے اس کے رحم سے ہمیشہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔

۱۰- اور ہم نے دیکھا کہ ان کے باقی رشتہ داروں کو توبہ کی توفیق ملی اور وہ احمدیت میں داخل ہوئے والدہ محمدی بیگم نے نہ صرف بیعت کی بلکہ وصیت بھی کی۔ عنایت بیگم اور محمودہ بیگم ہمشیرگان محمدی بیگم نے بیعت کی۔ مرزا محمد احسن داماد مرزا احمد بیگ نے بیعت کی۔ والدہ محمدی بیگم کے بھائیوں نے بیعت کی۔ مرزا محمد بیگ کے بیٹے مرزا احمد بیگ نے بیعت کی۔ مرزا محمود بیگ پوتا مرزا احمد بیگ نے بھی بیعت کی۔ مرزا محمد اسحق پسر محمدی بیگم نے بھی بیعت کی۔ مرزا نظام الدین کی لڑکی اور لڑکے نے بھی بیعت کی۔ تائی صاحبہ (اہلیہ مرزا غلام قادر) نے بھی شدید مخالفت کے بعد بیعت کی۔ اور وصیت بھی کی۔ مرزا سلطان احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی آخر بیعت کی۔ غرض ان میں سے ہر ایک نے نشانِ رحمت کے انذاری حصہ کا مشاہدہ کر کے اپنی اطاعت سے اسکی تصدیق کی۔

۱۱- اور پھر ہم نے یبقٰی منہ کلاب متعددۃ کا نظارہ بھی دیکھا۔ چند ایک کتے برابر بھونکتے جارہے ہیں۔ کہ محمدی بیگم سے نکاح نہیں ہوا۔ حالانکہ یہ نکاح مقصود بالذات نہ تھا۔ بلکہ ان کی اصلاح مقصود تھی۔ اس طرح انذاری پیشگوئی کی اصل غرض پوری ہوئی۔

برطانوی انتخابات۔ مختلف پارٹیوں کے امیدوار

لندن ۲۳ اکتوبر۔ انگریزی انتخابات کے دوران ووٹوں کا رخ سابقہ انتخابات کے مطابق رہا۔ گو توقع ہے۔ کہ ایک درجن خواتین پارلیمنٹ کی رکن منتخب ہوں گی۔ لیبر پارٹی کی طرف سے ۴۱ خواتین ۲۵ کنزرویٹو کی طرف سے اور لبرل پارٹی کی جانب سے ۱۱ خواتین کھڑی ہوئی تھیں۔ کاغذات نامزدگی سے معلوم ہوا ہے۔ کہ لیبر پارٹی کنزرویٹو اور ان کے ساتھی ۶۲۵ نشستوں میں سے ۶۱۷ کے لئے اپنے امیدوار کھڑے کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ ۱۰۸ لبرل۔ ۱۰ کمیونسٹ ۲۳ باقی ماندہ پارٹیوں کے نمائندے ہیں گذشتہ انتخابات میں ۱۸۶۸ امیدوار کھڑے ہوئے تھے۔ اسی دفعہ ۵۰۰ امیدوار کم ہو گئے ہیں۔ (اسٹار)

اب خاموشی سے بیٹھنے کا زمانہ نہیں (لبنانی اخبارات)

بیروت ۲۳ اکتوبر۔ چار طاقتی تجاویز کے استرداد کے متعلق مصری رویہ سے پیدا شدہ صورت حال میں سیاسی پارٹیاں اور ادارے گہری دلچسپی لینے لگے ہیں۔ بیروت کے اخبار "الزمان" نے عرب ممالک کے گذشتہ چند سالوں میں کوئی فیصلہ کن پالیسی اختیار نہ کرنے پر شدید نکتہ چینی کی ہے۔ اخبار نے اس پر زور دیا ہے۔ کہ تمام عرب دنیا کے مفاد سے متعلق مصر کے ساتھ مشورہ کیا جائے۔ کیونکہ موجودہ سلگتے ہوئے دور میں آرام پسندی کی کوئی جگہ نہیں۔

روزنامہ "بیروت" نے امید ظاہر کی ہے۔ کہ مصر دیگر عرب ممالک کے ساتھ دفاعی معاملات پر گفت و شنید کرے گا۔ کیونکہ انہوں نے معاہدہ کی تنسیخ میں مصر کی پوری حمایت کی ہے۔ یہ ایک بہت ہی نازک دور ہے۔ اس لئے چار طاقتی تجاویز پر بھی غور کرنا ہی چاہیئے۔

ایرانی تیل کی فروخت کیلئے بین الاقوامی ادارہ قائم کرنیکی تجویز

لندن ۲۳ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ٹرومین ڈاکٹر مصدق سے آج کی ملاقات میں برطانیہ کے ساتھ مذاکرات پھر شروع کرنے پر زور دیں گے۔ توقع ہے کہ صدر ٹرومین اور مسٹر ایچی سن۔ ڈاکٹر مصدق کے قیام کے دوران میں کوئی نہ کوئی حل پیش کریں گے۔ "ایوننگ نیوز" کا سفارتی نامہ نگار لکھتا ہے کہ بالآخر تیل کی فروخت کے لئے برطانیہ امریکہ، ہالینڈ اور ایران پر مشتمل ایک بین الاقوامی ادارہ کی تشکیل کی توقع ہے۔ یہ ادارہ تیل فروخت کرنے کا انتظام کرے گا۔

دریں اثنا ایران میں ترقی کے جس سات سالہ منصوبہ کا انحصار تیل کی رائلٹی پر تھا۔ وہ فی الحال بند ہو چکا ہے اور نئی ریلوں کا کام کرنے کے لئے جن مزدوروں کو کام پر لگایا گیا تھا۔ وہ بیکار ہو چکے ہیں۔ بجٹ میں تین کروڑ پونڈ کا خسارہ واقع ہو چکا ہے اور تین کروڑ ساٹھ لاکھ پونڈ کی رقم عوامی اداروں کو واجب الادا ہے۔ حزب کے اخبارات کی نکتہ چینیوں میں برابر اضافہ ہو رہا ہے ایک اخبار رقمطراز ہے۔ ڈاکٹر مصدق کے حامیوں کے فتح کے نعروں سے اس حقیقت کی تردید نہیں ہو سکتی کہ ایک طویل عرصہ تک تیل اور اس کی مصنوعات برآمد نہیں کر سکیں گے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم غیر ملکی ماہرین کی خدمات حاصل کر لیں گے۔ وہ صرف پراپیگنڈا کر رہے ہیں اور جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ ایرانی ماہرین تیل کے کارخانے چلالیں گے وہ بر خود غلط ہیں۔ عوام کو اصل حالات سے دھوکہ میں رکھنا فضول ہے۔ ہماری تیل کی آمدنی ضائع ہو چکی ہے۔ اور ساٹھ ہزار بیکار کارکنوں کی دیکھ بھال کرنے کا کام اس کے علاوہ ہے" (اسٹار)

مختصرات

ہیونو آئرز۔ ۲۳ اکتوبر۔ ارجنٹائن پیرون کی حکومت ملک کی دولت کی جدید تقسیم کے لئے اب تک افراط زر ہی کو بہترین ذریعہ تصور کرتی رہی تھی۔ لیکن اب حالات قابو سے باہر ہوتے جارہے ہیں ستمبر ۱۹۵۰ء سے اب تک رہائشی اخراجات میں ۵۰ فی صدی اضافہ ہو چکا ہے۔ اور ضروری پیداوار کے متعلق حکومت کے رویہ نے حالات کو اور بھی بگاڑ دیا ہے۔

واشنگٹن۔ ۲۳ اکتوبر۔ ملیریا کی نئی دریافت شدہ دوا پریما کوئین (PRIMAQUINE) ہے۔ امریکی افواج کے ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ اس سے یہ مرض ہمیشہ کے لئے دور کیا جا سکتا ہے۔

لندن۔ ۲۳ اکتوبر۔ نوروزی میں ایک نئے قسم کے سرکاری سیونگ سرٹیفکیٹ کے اجراء کے بعد سے لندن کے نجی بجٹ میں ۴ لاکھ پونڈ ہفتہ وار کا اضافہ ہوا ہے سامس کا اوسط ۲۵ لاکھ پونڈ فی ہفتہ ہے۔ لندن والوں سے کہا جا رہا ہے کہ اس رقم کو وہ ۳۰ لاکھ پونڈ کر دیں۔

لندن ۲۳ اکتوبر۔ دنیا بھر سے تین ہزار پانچ سو سکاؤٹ لیڈر ایک نئے قسم کے سکاؤٹوں کے اجتماع میں شریک ہوں گے۔ اس اجتماع کا نام "انداباؔ" ہے یہ اجتماع اگلے سال گلول پارک میں ہوگا۔ "اندابا" زولو زبان کا ایک لفظ ہے۔ جس کا مطلب ہے۔ مجلس مشاورت۔ اس اجتماع میں سکاؤٹ لیڈر تربیت سے متعلق تبادلہ خیالات کریں گے۔

اوسلو ۲۳ اکتوبر۔ اس سال پٹسبرگ میں چار لاکھ ۷۰ ہزار ٹن کوئلہ جہازوں پر لادا گیا۔ ایک سیزن میں لادے جانے والی یہ مقدار پچھلے برس سے ایک لاکھ زیادہ ہے۔

قاہرہ ۲۳ اکتوبر۔ وزارت امور مجلسی مزدوروں کے ایکسچینج قائم کئے جانے کے متعلق ایک مسودہ قانون مرتب کر رہی ہے۔ جس کے تحت تمام مزدوروں کے لئے یہ لازمی ہوگا کہ بے روزگار رہنے پر وہ اپنے نام درج کرائیں۔ اس مجوزہ اقدام کا مقصد یہ ہے کہ کہ مزدور اپنے نام لازمی طور پر رجسٹر کرائیں تاکہ وزارت کو معلوم ہو سکے کہ مزدوروں کا کیا حال ہے بیروزگاری کا کیا تناسب ہے اور عام طور پر انکی کیا حالت ہے

مصر نئی منڈیوں کی تلاش میں

پیرس ۲۳ اکتوبر۔ مصر کے وزیر اقتصادیات نے پیرس میں بتایا کہ مصر کو اپنی کپاس کے لئے یورپ میں نئی منڈیوں کی تلاش ہے۔ آپ نے کہا ہم اپنا مال اچھے خریداروں کے ہاتھ فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ اب تک برطانیہ اچھا خریدار تھا۔ اور ہر سال تین کروڑ پونڈ کی کپاس خریدا تھا۔ اب ہمیں برطانیہ کے کئی مدمقابل مل گئے ہیں۔ اب ہم جرمن کو سالانہ دو کروڑ پونڈ کی کپاس سپلائی کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ بھارت نے بھی برطانیہ کی جگہ کپاس کے خریداری کی حیثیت سے لی ہے۔ (اسٹار)